وقوع طلاق ثلاثہ بجواب ایک وقت کی تین طلاقین بدعت یادین

(saghir ahmed, karachi)

(وقوع طلاق ثلاثہ بجواب (ایک وقت کی تین طلاقیں دین یابدعت

محترم جناب عمران احمد راجپوت کا کالم ایک وقت کی تین طلاقیں دین یابدعت کے عنوان سے ہماری ویب میں چھپا جس میں فاضل کالم نگار نے عورت کی عفت وعصمت اس کی بے بسی کا حل اس بات میں تلاش کیاھے کہ اگر رشتہ ازدواج میں کہیں رخنہ آجاۓ اور نوبت طلاق تک پہنچ جاۓ آن واحد کی یا مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک شمار کی جائیں۔انہوں نے اپنا مدعٰی ثابت کرنے کے لۓ قرآن وسنت، امام ابن تیمیہؒ ورامام ابن قیمؒکے اقوال فقہ حنفی کی شہرۂ آفاق کتاب ہدایہ اور امام ابو بکر جصاصؒکے قول نیز چند اسلامی ممالک کی شرعی عدالتوں کا ذکر کرتے ہوۓ اپنے دلائل مکمل کیے۔اس انداز سے اس مسٔلے کو پیش کیا گویا امت مسلمہ کا اجماعی مسٔلہ ایسا ہی ہے جیسا صاحب کالم نے لکھاہے اور اس کے مدمقابل مؤقف رکھنے والے اندھے مقلد اپنے نظریات کے تحفظ کے لۓ قرآن وحدیث کی واضح نصوص میں تاویلات کرکے شکوک وشبہات پیدا کرکے عوام الناس کو الجھا کر اصل دین سے کوسوں دور لے جاتے ہیں۔کالم نگار نے دو واقعات سے اپنے کالم کو مزین کیاہے اور انہیں کا سہارا لیکر اپنا کالم شروع کیاہے۔

ا۔پہلا واقعہ کسی اداکار عثمان پیرزادہ اور انکی اہلیہ کا ہے جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تھی ایک ہی مجلس میں بقول ان کے حنفی علمأ نے طلاق مغلظہ کا فتوی جاری کیا جبکہ اھل حدیث کے فتوے کے باعث آج بھی وہ خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں۔

۔ ۲۔دوسرا واقعہ کسی کامران نامی شخص اوران کی اہلیہ کا ہے، یہاں بھی اسی طرح کا فتوی سامنے آیا

آغاز دلائل میں کالم نگار نے آیت: اطیعوااللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم۔اس کا ترجمہ کیا اطاعت کرو میری اور رسول کی تابعین وتبع تابعین کی اور وقت کے حکمرانوں کی اور اگر جھگڑ پڑو تو لوٹ آؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف۔

جواب۔ یہی آیت جمہور کی بھی دلیل ہے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

دلیل ۲۔ الطلاق مرتٰن فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

جواب۔ جمہور کے نزدیک اس کے بعد کی آیت میں حکم خداوندی ہے، فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتٰی تنکح زوجا غیرہ۔ یہاں فا تعقیب کے لے ہے مطلب دو طلاق کے بعد اگر فی الفور تیسری طلاق بھی کسی نادان نے دی تو اس کے لے اس کی بیوی حلال نہیں۔ یہ آیت مبارکہ متفرق تین طلاقوں ہی کے لئے متعین نہیں اور نہ اس میں یہ نص ہے کہ یہ دفعتہ تین طلاقوں کو شامل نہ ہو۔ لہذا اس کو اپنے مسلک کے لئے واضح نص کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حزمؒ کا قول اس آیت سے متعلق فھذا یقع علی الثلاث مجموعۃ و متفرقۃ۔ محلٰی ج ۱۰ ص ۲۰۷۔ رئیس المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں یقول ان طلقھا ثلاثا فلا تحل لہ من بعد حتٰی تنکح زوجا غیرہ (سنن الکبریٰ جلد ۷ ص ۳۷۶۔

دلیل ۳۔ سنن نسای، کتاب الطلاق ج ۲ ص ۸۹۔ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاق دیں آپ ﷺ کو خبر دی گئ آپ نے اظہار ناراضگی فرمایا اور فرمایا کے میری موجودگی میں کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جارہا ہے۔

جواب۔ آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار تو ضرور فرمایا لیکن اس کے باوجود تین طلاقوں کو نافذ بھی فرمادیا جیسا کہ حضرت عویمرؓ کی حدیث میں ہے، ابوداؤد ج ۱ ص ۳۰۶۔ میں ہے۔ فطلقھا ثلاث تطلیقات عند رسول اللہ ﷺ فانفذہ رسول اللہ ﷺ۔ باوجود غیر مستحسن اور ناراضگی کے تینوں کو نافذ فرمادیا۔

دلیل ۳۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ ج ۲ ص ۳۵۵۔ باب الطلاق السنہ کا حوالہ دیتے ہوے فرمایا ایک مجلس کی تین طلاقیں بدعت ھیں اور اس طرح طلاق دینے والا عاصی و گنہگار ہوگا۔

جواب۔ یہ بات درست ہے کہ اس طرح طلاق دینا خلاف سنت ہے لیکن باوجود گناہ کے وقوع طلاق ہو جاتا ہے۔ جو کہ خود ہدایہ میں ہے۔

دلیل ۴۔ امام ابن تیمیہؒ کا مؤقف ایک طہر میں تین یا زیادہ طلاقیں ایک شمار ہونگی ایک طہر میں اگر ہزار طلاقیں بھی دیں تو بھی اسے رجوع کا حق حاصل ہو گا۔ فرمان باری تعالیٰ الطلاق مرتان میں دو طلاق نہیں بلکہ دو مرتبہ کا ذکر ہے۔

دلیل ۵۔ حافظ ابن قیمؒ کے نزدیک صرف لفظی تکرار نہیں بلکہ ایک کے بعد دوسری دفعہ طلاق کا ذکر ہے۔ الطلاق مرتان، لغت عرب اور دنیا کی تمام زبانوں میں مرتان کا یہی مطلب ہے۔ اور قرآن وحدیث اس کی تائید کرتی ہے۔ علامہ ابو بکر جصاصؒ کے قول سے بھی تائید لی۔

جواب۔ ان تینوں دلیلوں کا مقصد ایک ہی ہے اور اس کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے کہ الطلاق مرتان کے بعد والی آیت میں فان طلقھا الخ جس طرح متفرق طلاقوں کو شامل ہے اسی طرح اکٹھی تین کو بھی شامل ہے۔

دلیل ۶۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہیکہ آپ ﷺ کے مبارک دور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے دور کے ابتدائی دو سال تک تین طلاقیں ایک شمار کی جاتی تھیں، مسلم شریف ج ۱، اور ایک روایت میں ابوالصہباءؒ کے سوال کے جواب میں یہی بات ارشاد فرمائی۔

جواب۔ طاؤسؒ جو روایت کرتے ابن عباسؓ سے اس روایت کو مطلقا نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں یہ مخصوص ہے غیر مدخول بہا کے ساتھ (جواہر النقی علیٰ البیہقی ج ۷ ص ۳۳۱) اس کے علاوہ ابن عباس کے دیگر شاگرد سعید ابن جبیرؒ عطاء بن ابی رباحؒ، مجاہدؒ عکرمہؒ، عمر بن دینارؒ، مالک بن الحویرثؒ، محمد بن ایاس بن بکیرؒ اور معاویہ بن ابی عیاشؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے تین طلاق کو تین ہی قرار دیا۔ (سنن الکبریٰ ج ۷ ص ۳۳۸)، جب خود ابن عباسؓ کا نظریہ تین کے تین ہی ماننے کا ہے تو اس روایت کا اطلاق ثابت نہیں ہوتا۔ امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اس روایت کی تخریج اس لئے نہیں کی کہ ابن عباسؓ کی جملہ صحیح روایت اس کے خلاف ہیں۔ (محصلہ سنن الکبریٰ ج ۷ ص ۳۳۷) لہذا اس روایت کو اپنا مدعیٰ ثابت کرنے کیلئے دلیل بنانا جبکہ خود راوی کا فتویٰ اس کے خلاف ہو اور طاؤس روایت بیان کرنے میں متفرد بھی ہیں۔ وہ اس روایت کو مقید اور مخصوص سمجھتے ہوں اور اسی پر فتویٰ بھی دیتے ہوں تو ایسی روایت کو سب سے بڑی دلیل ماننا جس پر حلال وحرام کا مدار ہو محض ضد بازی و تحکم کے سوا کچھ نہیں۔

دلیل ۷۔ابن عباسؓ کی روایت ہے رکانہؓ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں ایک ہی مجلس میں آپ ﷺ نے فرمایا رجوع کر لو اور یہ آیت یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء الخ پڑھی۔

جواب۔اس کی سند میں محمد بن اسحاق ضعیف ہے،امام ابو حاتمؒ (کتاب العلل ج ۱ ص ۴۳۳) امام مالک اس کو دجال کہتے ہیں، یحیٰی بن معینؒ اس کو کذاب کہتے ہیں علامہ ذھبیؒ کہتے ہیں حلال و حرام کے بارے میں اس سے احتجاج صحیح نہیں۔رکانہؓ کی صحیح روایت میں ثلاث کے بجائے البتۃ کا لفظ ہے۔ قاضی شوکانیؒ نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۴۶ میں لکھتے ہیں،واثبت ماروی فی قصتہ رکانۃ انہ طلقھا البتۃ لا ثلاثا الخ رکانہ نے البتۃ طلاق دی نہ کہ تین۔

دلیل۔عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دیں عمرؓ نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا آپ نے رجوع کا حکم دیا ابن عمرؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا تین طلاقیں دیں جو کہ ایک ہی ہوتی ہے۔

جواب۔واقعہ یوں ہے ابن عمرؓ نے حالت حیض میں طلاق دی تھی آپ ﷺ نے ناپسند کیا اور رجوع کا حکم دیا،ابن عمرؓ نے پوچھا۔یارسول اللہ افرئیت لو (انی طلقتھا ثلاثا کان یحل لی ان اراجعھا قال لا کانت تبین منک و تکون معصیۃ (سنن الکبریٰ ج ۷ ص ۳۳۴

اے اللہ کے رسول اگر میں تین طلاقیں دیتا تو رجوع کر سکتا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ تم سے جدا ہو جاتی اور یہ اقدام معصیت ہوتا تو ابن عمرؓ کا مسلک بھی تین طلاقوں کے وقوع کا ہے۔یہی فتوی محمدی ہے۔

اس کے بعد کالم نگار نے کہا کہ یہ مہر محمدی ہے،مہر فقہاء کو چھوڑ دو۔

قارئین آیئے آپ کو بتاتے ہیں کہ مہر محمدی اور مہر فقہاء کس فریق کے پاس ہے جمہور کے پاس یا صاحب کالم اور ان کی جماعت کے پاس جو آٹے میں نمک کا مصداق ہیں۔

مسئلہ تین طلاق یعنی ایک شخص اپنی بیوی کو ایک ہی لفظ میں کہے تجھے تین طلاق یا کہے تجھے طلاق طلاق طلاق یا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دے ؟(تو تین ہی شمار ہوں گی یا ایک شمار ہو گی (جیسا کہ صاحب کالم نے لکھا

قرآن کریم، مرفوع احادیث، فتویٰ محمدی، خلفائے راشدین کے فتاویٰ جات اور پوری امت کا اجماع اسی بات پر ہے کہ تین طلاقیں واقع ہو جاتیں ہیں، چاہئے ایک لفظ سے دی جائیں یا متفرق، ایک مجلس میں دی جائیں یا ایک طہر میں۔ اس موضوع پر دلائل کے انبار لگائے جا سکتے ہیں لیکن یہ کالم اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اجمالاً چند دلائل ذکر کئے جاتے ہیں۔

ا۔ قرآن کریم آیت ۲۲۸ بقرہ، فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتیٰ تنکح زوجا غیرہ۔

(۲۔ مرفوع حدیث۔ ان رجلا طلق امرأتہ ثلاثا الخ (بخاری ج ۲ ص ۷۹۱

(۳۔ مرفوع حدیث۔ عن الرجل یتزوج المرأۃ فیطلقھا ثلاثا الخ (مسلم ج ا ص ۴۱۳

(۴۔ عن علی فیمن طلق امرأتہ ثلاثا قیل ان ید خل بھا قال لا تحل لہ حتیٰ تنکح زوجا غیرہ۔ (سنن الکبریٰ ج ۷ ص ۳۳۴

(۵۔ عن الحسن بن علی قال لولا انی سمعت جدی الخ (دار قطنی ج ۲ ص ۴۲۷

۶۔ باب من یطلق امرأتہ ثلاثا معا ان طلاقہ قد لزمہ وحرمھا علیہ فھذا کلہ قول ابی حنیفہؒ و یوسفؒ و محمدؒ (شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۴۱۸

۷۔شارح مسلم امام نووی ؒ، شرح مسلم ج ا ص ۴۷۸ میں لکھتے ہیں، من قال لامرأتہ انت طالق ثلاثافقال شافعیؒ ومالکؒ وابو حنیفۃؒ واحمدؒ وجماھیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث۔

۸۔حضرت عمر کے دور خلافت میں اس مسئلہ پر اتفاق ہو چکا کہ تین طلاقیں تین ہی ہیں اور صحابہ کرامؓ کا قولی وفعلی دونوں قسم کا اجماع اس پر ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں اب اس مسئلے پر اختلاف کرنا مردود ہے (فتح الباری ج ۹ ص ۲۹۳)

۹۔علامہ آلوسی فرماتے ہیں صحابہ کرامؓ کا اس پر اتفاق ہو چکا تو بغیر کسی نص کے تو یہ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے۔(روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۸)

۱۰۔حافظ ابن القیمؒ (جن کو صاحب کالم نے اپنے لیے دلیل بنایا) تحریر فرماتے ہیں جمہور نے یہی مذہب عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمروؓ، ابن زبیرؓ، عمران بن حصینؓ، مغیرہ بن شعبہؓ اور حسن بن علیؓ کا نقل کیا ہے اور تابعین کا تو کوئی شمار ہی نہیں (اغاثۃ اللھفان ج ا ص ۳۲۲) یہ مختصرا دس دلائل ہوئے تلکہ عشرۃ کاملۃ۔

آخر میں سعودی عرب کا متفقہ فیصلہ قارئین کی نظر کرتا ہوں تا کہ حق خوب واضح ہو جائے، کیوں کے صاحب کالم نے سعودی عرب کی عدالت کا ذکر کیا تھا تو ملاحظہ کیجیے۔

حکم الطلاق الثلاث بلفظ واحد: ھیئۃ کبار العلماء۔

حکومت سعودیہ نے اپنے ایک شاہی فرمان کے ذریعہ علماء حرمین اور ملک کے دوسرے نامور ترین علماء کرام پر مشتمل ایک تحقیقاتی مجلس قائم کر رکھی ہے، جس کا فیصلہ تمام ملکی عدالتوں میں نافذ ہے، بلکہ خود بادشاہ بھی اس کا پابند ہے اس مجلس میں: طلاق ثلاث: کا مسئلہ پیش ہوا۔ مجلس نے اس مسئلہ سے متعلق قرآن وحدیث کی نصوص کے علاوہ تفسیر وحدیث کی سینتالیس کتابیں کھنگالنے اور سیر حاصل بحث کے بعد بالاتفاق واضح الفاظ میں فیصلہ دیا ہے، ایک لفظ سے دی گئی تین طلاقیں بھی تین ہی ہیں۔

یہ پوری بحث اور متفقہ فیصلہ حکومت سعودیہ نے زیر نظر رسالہ میں شائع کیا ہے، غیر مقلدین اکثر مختلف فیہ مسائل میں اھل حرمین کے عمل کو بطور (حجت پیش کرتے ہیں، یہ فیصلہ بھی علماء حرمین کا ہے اس لئے غیر مقلدین پر حجت ہے۔(احسن الفتاوی ج ۵ ص ۲۲۵

اس کے علاوہ اس کے تفصیل سہ ماہی مجلہ بحوث اسلامیہ، دار لا فتاء ریاض ص ۳ج ۱ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

پوری امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ تین طلاق تین ہی ہوتی ہیں ایک نہیں ایک تاریخی حقیقت سے بھی پردہ اٹھانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جمہور کے اس متفقہ مسئلہ کے خلاف آٹھویں صدی میں علامہ ابن تیمیہؒ نے آواز اٹھائی جس کی تردید خود اکابر حنابلہ نے بھی کی تھی البتہ ابن قیمؒ نے اپنے استاد کی تائید کی جس کی پاداش میں انہیں حکومت وقت کی طرف سے سزا دی گئی کیونکہ اس وقت تک تین طلاق کو ایک قرار دے کر شوہر کے لئے مطلقہ ثلاثہ کو حلال قرار دینا نہ صرف جمہور کے خلاف تھا بلکہ وہ روافض کا شعار بھی تھا، اس لئے تمام علماء مذاہب وسلاطین اسلام کے متفقہ فیصلوں کی وجہ سے یہ فتنہ دب گیا مگر پانچ سو سال بعد ہند وپاک کے اہل حدیث نے اس فتنے کو پھر سے جگانے کی کوشش کی اس تلبیس سے کام لیا جاتا گویا قرآن وحدیث کے نصوص سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ تین طلاق ایک ہی ہوتی ہیں جیسے فاضل کالم نگار نے لکھا ساتھ ہی معتد اسلامی ممالک کی عدالتوں کا ذکر بھی کر دیا آں جناب سے ملتمس ہوں کے بلا دلیل وحوالے کہ تو میں بھی آٹھاون اسلامی ممالک کے نام لکھ سکتا ہوں مہربانی فرما کر حوالہ دیجئے ورنہ یوں دنیا کے قلابے مارنے سے حق ثابت نہیں ہوتا۔

قارئین اب فیصلہ آپ پر ہے۔۔۔۔ فیصلہ کیجئے۔